السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہاں فلسفہ اور منطق کے علوم اور دوسرے ایسے نظریات پڑھائے جاتے ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا جاتا ہے کیا وہاں بیٹھنا جائز ہے؟ کیا یہ اس آیت کے ضمن میں تو نہیں آتا:

(وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ (النساء ۴/۱۴۹

''اور اللہ تعالیٰ تم پر اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرماچکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کا انکار ہوتا سنو یا ان کا مذاق اڑایا جاتا سنو تو ان (لوگوں) کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ کسی اور بات چیت میں مشغول نہ ہوجائیں۔ ورنہ تم بھی انہی میں شمار ہوگے۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص عالم ہو اور اسے اپنے آپ پر اعتماد ہو، اسے خطرہ نہ ہو کہ ان کتابوں کے پڑھنے سے وہ دین کے بارے میں آزمائش میں پڑجائے گا اور ان علوم کے مطالعہ سے اس کا مقصد ان کے غلط مسائل کی تردید اور حق کی تائید ہو، تو اس کے لئے ان کا مطالعہ جائز ہے۔ ورنہ فتنہ سے بچنے اور باطل اور اہل باطل سے دور رہنے کے لئے اسے ان کے مطالعہ سے بچنا چاہیے۔ (فتنہ کے اندیشہ کی صورت میں) ان علوم اور کتب کا مطالعہ حرام ہے اور ان علوم والوں سے میل جول بھی حرام ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 48

محدث فتویٰ